سوال

شادی شدہ عورت سے شادی کی توگھر والے مخالفت کرتے ہیں

جواب

الحمد للہ.

اول :

آپ نے جوکچھ ایک مشکل میں پھنسی ہوئی بچوں والی عورت سے شادی کرکے کام کیا ہے وہ بہت اچھا اور قابل تحسین ہے اس پر آپ کو اللہ تعالی اجر عظیم عطا فرمائے گا ، اور پھر خاص کر جب وہ عورت دین والی بھی ہے جیسا کہ آپ کے سوال سے ظاہر ہورہا ہے ۔

شریعت اسلامیہ نے دین والی عورت سے شادی کرنے کی رغبت دلائی ہے کیونکہ وہ اس کے لیے ایک اچھی بیوی ثابت ہوگی ، آ پنے آپ کی بھی اور اپنے خاوند کی بھی حفاظت کرے گی اور اولاد کی بھی اس طرح تربیت کرے جو اللہ تعالی کو پسند ہے ۔

اپنے خاوند کی نافرمان نہیں ہوگی بلکہ اس کی اطاعت کرے گی ، شریعت اسلامیہ میں کنواری لڑکی سے شادی کرنا شادی شدہ کے مقابلہ میں افضل اور مستحب ہے ، لیکن بعض اوقات شادی شدہ کنواری سے بھی افضل اور بہتر ہوتی ہے مثلا جب اس سے شادی کرنے میں کوئی مصلحت ہو جو کنواری سے شادی کرنے

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پوچھا اے جابر کیا تونے نکاح کرلیا ہے ؟ میں نے جواب میں عرض کیا جی ہاں نکاح کرلیا ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کنواری سے یا شادی شدہ سے ؟

میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم شادی شدہ سے نکاح کیا ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : کنواری لڑکی سے کیوں نہیں کیا تو اس سے خوش طبعی کرتا وہ تجھے کھلاتی ، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا :

بر (4052) صحیح مسلم حدیث نمبر (715)

اور ایک روایت میں ہے کہ : تونے اچھا کیا ہے ۔

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ : آپ نے اچھا کیا ہے ، عورت یا تو اپنے دین اور مال اور خوبصورتی وجمال کی بنا پر نکاح کی جاتی ہے ، تیرا ہاتھ خاک میں ملیں دین والی کو اختیار کر ۔

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی نیل الاوطار میں کہتے ہیں :

ئ (126/6) ۔

امام سندی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

فذاک : اس کا معنی یہ ہے کہ کہ تونے جو شادی شدہ عورت سے شادی کی وہ بہتر اور اچھا کیا ہے ۔ اھ

تو آپ نے بھی اس شادی شدہ بچوں والی عورت سے شادی کرکے ایک اچھا اور بہتر کام کیا ہے اب اس کے بعد لوگوں کی باتوں سے آپ کو کوئی نقصان نہیں ، آپ نے بھی وہی کام کیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر ازواج مطہرات بھی کنواری نہیں بلکہ پہلے

آپ کی شادی میں آپ کے گھر والوں کی رضامندی اور موافقت شرط نہیں ، اور خاص کر جب ان کی مخالفت اس وجہ سے ہو جو کہ آپ نے بیان کی ہے ، اس مسئلہ کے بارہ میں شیخ عبداللہ بن حمید کا فتوی سوال نمبر (20152) کے جواب میں بیان کیا جاچکا ہے آپ کے لیے اس کا مطالعہ کرنا بہت ہی اہم ۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ پر یہ ضروری ہے کہ آپ نے اپنے والدین کے ساتھ جو سختی کی ہے اس کی اسغفار کریں اور ان سے معافی طلب کریں ، آپ پر واجب ہے کہ آپ اپنے والدین کے ساتھ نرمی اور مہربانی کا برتاؤ کریں اور انہیں راضی کرنے کی کوشش کریں ، اور ان کے ساتھ اگر ضرورت پیش آئے تو

اس سے آپ دو چیزوں کو جمع کرلیں گے ایک تو آپ اپنی رغبت اور مرضی کی شادی اور دوسری اپنے والدین کی رضا جو کہ اہم بھی ہے ۔

دوم :

وہ حدیث جس میں یہ بیان ہوا ہے کہ : (جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے) یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ۔

ابن عباس اور انس رضی اللہ تعالی عنہ دونوں سے یہ حدیث وارد ہے ۔

ں (347/6) ۔

اور انس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالی نے روایت کی ہے اور یہ بھی ضعیف ہے ۔

عجلونی کا کہنا ہے کہ : اس باب میں ایک حدیث اور بھی ہے جسے خطیب نے اپنی جامع میں اور قضاعی نے اپنی مسند میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ "جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے "اس کی سند میں منصور بن المھاجر ، اور ابوالنضر الابار دونوں ہی غیر معروف راوی ہیں ۔

ء (401/1) ۔

اور شیخ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی ابن عباس کی روایت کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے ، اور پھر کہتے ہیں :

اس سے ہمیں حدیث معاویہ بن جاھمۃ رضی اللہ تعالی عنہ مستغنی کردیتی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انہیں کہنے لگا کہ میں جھاد میں جانا چاہتا ہوں اور آپ سے مشورہ کرنے آیا ہوں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : کیا تیری والدہ ہے ؟ میں نے جواب دیا جی ہاں ، نبی صلی اللہ

ئَ (54/2) وغیرہ نے روایت کیا ہے مثلا طبرانی (2/225/1) ان شاء اللہ اس کی سند حسن ہے اور امام حاکم رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھیں مستدرک الحاکم (151/4) ذھبی رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس کی موافقت کی ہے اور امام منذری رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس کی صحت برقرار رکھی

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب